# تمہارا بچاؤ اس چیز میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی عطا کو اس کی رضا کے حصول کیلئے خرچ کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰؍جنوری ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

(غیر مطبوعہ)

☆ جب خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے میدان حشر میں جلوہ فگن ہو رہے ہونگے انسان تو انسان فرشتے بھی لرز رہے ہونگے۔

☆ ہماری نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ ہمیں بے حساب بخش دے۔

☆ اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ محض تیری خاطر تیرے احکامات بجالانے والے ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے جو طاقتیں، وسائل اور سامان تمہیں دیئے ہیں ان کو ہماری رضا کی خاطر اپنے بھائیوں پر خرچ کرو۔

☆ تمہارا بچاؤ اسی میں ہے کہ قرآن کریم کی شریعت قائم کرو۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ۔ (ابراھیم: ۳۲)

اس کے بعد فرمایا:۔

یہ آیت قرآنیہ جو میں نے اس وقت پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جب تمہارے تکبر، تمہارے فخر، تمہاری مباہات، تمہاری ریا، تمہارے نفاق، تمہاری منافقانہ اور فتنہ انداز باتیں، نمازوں میں تمہاری سستیاں، دیگر اعمال بجا لانے میں تمہاری غفلتیں غرضیکہ تمام کوتاہیاں اور خطائیں تمہارے بُرے اعمال کے بدنتائج تمہارے سامنے نہایت ہولناک شکل میں کھڑے ہوں گے اور تم میں سے ہر ایک یہ چاہے گا (جب وہ اپنے اعمال کے بدنتائج کو اپنے سامنے دیکھے گا) کہ کاش اگر زمین بھر سونا بھی میرے پاس ہوتا، تو آج میں اپنے ربّ سے یہ سودا کرتا کہ اے میرے ربّ! مجھ سے یہ سونا لے لے اور مجھے ان اعمال بد کے برے نتائج سے بچا لے۔ تم میں سے بہت سے اپنے اعمال کے برے نتائج دیکھ کر سوچ رہے ہوں گے کہ اگر تمام دنیا اور اس کی تمام چیزیں میرے پاس ہوتیں تو آج میں اپنے ربّ سے یہ سودا کرتا کہ ساری دنیا اور اس دنیا کی تمام چیزیں تو مجھ سے لے لے اور مجھے اس سزا سے بچا لے جو مجھے اس وقت نظر آ رہی ہے کہ میرے گناہوں اور بدیوں اور برائیوں اور خطاؤں کے نتیجہ میں مجھے ملنے والی ہے۔ تم میں سے بعض اس سوچ میں ہوں گے کہ اگر دنیا و مافیہا ہی نہیں بلکہ اتنی ہی اور چیزیں بھی ہمارے پاس ہوتیں تو ہم اپنے ربّ کے حضور اس سودا کی پیشکش کرتے کہ اے خدا یہ ساری دنیا اور اس کی ساری چیزیں اور اتنی ہی اور ہم سے لے لے لیکن ہمیں اپنے اس قہر کی نگاہ سے بچا لے۔ جو تیری آنکھوں میں ہمیں چھلکتا نظر آ رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن کسی

بیع کی اجازت نہیں دی جائے گی اگر تمہارے پاس یہ سب کچھ ہوتا بھی تب بھی تم خدا کے قہر سے اس دن بچ نہیں سکتے۔

وَلَا خِلٰلٌ وہ دن ایسا بھی ہے کہ اس دنیا میں غلط راہ پر چلانے والے دوست اپنی دوستیاں چھوڑ جائیں گے شیطان جس کا کام ہی خدا کے بندوں کو گمراہ کرنا ہے وہ ایک کونہ میں دبکا بیٹھا ہوگا اس کو اپنی فکر پڑی ہوئی ہوگی۔ اس وقت وہ اپنے چیلوں (اولیاء الشیطان) کی طرف توجہ نہیں دے سکے گا اور وہ غلط قسم کے مذہبی راہ نما جو بعض دفعہ اس دنیا میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے جنت میں جانے کی ذمہ داری لیتے ہیں تم یہ کام کر دو ان کے سر جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ اپنے منہ سے شفاعت کا ایک لفظ بھی نکالنے کی جرات نہیں کر رہے ہوں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا ایک دن تم نے دیکھنا ہے لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ اس دن نہ تو کوئی سودا ہو سکے گا اور نہ کسی کی دوستی کام آ سکے گی وہ دن تو ایسا ہے جب خدا تعالیٰ جو مالک حقیقی ہے جب خدا تعالیٰ جو قادر حقیقی ہے جب خدا تعالیٰ جو رفعتوں اور عظمتوں کا مالک ہے اور جبروت حقیقی طور پر اس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ اس کی صفات کے جلوے اس میدان حشر میں اس طرح جلوہ فگن ہو رہے ہوں گے کہ انسان تو انسان فرشتے بھی لرز رہے ہوں گے۔ ہر ایک کو نظر آ رہا ہوگا کہ آج ہم اپنے مالک حقیقی ربّ کے سامنے پیش ہیں۔ ہماری نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ ہمیں بخش دے وہ ہمیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے وہ ہم سے محاسبہ نہ کرے۔ کیونکہ اگر اس نے ہم سے محاسبہ کیا تو ہم یقیناً ہلاک ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے محبوب رسول! تو ان لوگوں پر جو تجھ پر ایمان لائے ہیں یہ بات کھول کر بیان کر دے کہ ایک دن ایسا بھی تمہیں دیکھنا نصیب ہے تم اس کے لئے تیاری کرو اور چونکہ خدا تعالیٰ رحیم ہے۔ اس لئے ہم اس دنیا میں انہیں وہ راہ بتاتے ہیں کہ جس راہ پر چل کر (اگر وہ خلوص نیت سے چلیں) وہ حشر کے دن اس قسم کے عذاب سے بچ سکتے ہیں اور وہ راہ اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ اے میرے رسول تو میرے ان بندوں پر جو تجھ پر ایمان لا کر میرے حقیقی بندے بننے کی خواہش رکھتے ہیں یہ کھول کر بیان کر دو کہ وہ ”صلوٰۃ“ کو اپنی پوری شرائط کے ساتھ قائم کریں۔

عربی زبان میں ”صلوٰۃ“ کے وہ معنی جو ہم سب سے پہلے اس قسم کی آیات میں کرتے ہیں۔ شریعت کے ہیں اس کے معنی اس نماز کے بھی ہیں کہ جو ہم ہر روز پانچ وقت ادا کرتے ہیں لیکن جہاں اس لفظ کے یہ معنی ہوں۔ وہاں سیاق وسباق سے اس کا پتہ لگ جاتا ہے لیکن جہاں سیاق وسباق سے اس بات کا پتہ نہ

لگے کہ اس لفظ کے معنی اس نماز کے ہیں۔ جو ہم ہر روز پانچ وقت ادا کرتے ہیں وہاں اس کے پہلے معنی ’’شریعت‘‘ کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ وہ اس ’’شریعت‘‘ کے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی شکل میں نازل ہوئی ہے تمام احکام کو پوری شرائط کے ساتھ قائم کریں اور پوری شرائط کے ساتھ انہیں ادا کریں۔

پھر ’’صلوٰۃ‘‘ کے ایک معنی (جیسا کہ میں نے بتایا ہے) اس نماز کے بھی ہیں جو ہم پانچ وقت ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وہ اس نماز کو بھی اس کی پوری شرائط سے ادا کریں۔

پھر ’’صلوٰۃ‘‘ کے تیسرے معنی دعا کے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اگر تم شریعت کے قیام اور نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے میں محض اپنی طاقت پر توکل رکھتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے ممکن نہیں اگر تم شریعت کا قیام چاہتے ہو، اگر تم نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہو، تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کو حاصل کرو۔ جب تک تمہیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا نہ کرے تم اس وقت تک شریعت کو قائم نہیں کر سکتے تم اس وقت تک نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے تم اپنے خدا سے اس کی توفیق چاہو تم اس سے مدد اور نصرت مانگو۔

’’صلوٰۃ‘‘ کے چوتھے معنی مغفرت چاہنے کے ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے تم مجھ سے دعا کرو کہ اے ہمارے ربّ! ہم اپنی بساط کے مطابق تیرے احکام کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے لیکن تو نے شیطان کو کھلا چھوڑ رکھا ہے وہ بعض دفعہ ہمارے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور بعض دفعہ وہ ہمارے غیر کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس طرح ہمیں صراط مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور ہمارے اعمال میں رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم اپنے زور سے تو اس سے بچ نہیں سکتے اس لئے تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ محض تیری خاطر تیرے احکام کو بجالانے والے ہوں اور اس بجاآوری میں ہمیں دنیا، دنیا کی عزت یا دنیا کی کوئی وجاہت مطلوب نہ ہو پھر اے ہمارے خدا اگر ہم تیری توفیق پا کر اعمال صالحہ بجالائیں گے تو بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے اندر کوئی رخنہ رہ جائے اور ایسا رخنہ رہ جائے۔ جس کا ہمیں بھی علم نہ ہو۔ اس لئے ہماری تجھ سے آخری استدعا یہ ہے کہ تو ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے تو ہماری

کمزوری کو ننگا نہ کر تو ہمارے ننگ کو ظاہر نہ کر۔ غرض اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ فرماتا ہے کہ اے میرے رسول! تو ان لوگوں پر جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور تیرے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور شریعت قرآنیہ پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ کھول کر بیان کر دے کہ وہ ''صلوٰۃ'' کو قائم کریں اور ''صلوٰۃ'' کے جو معنی ہیں وہ میں نے اس وقت آپ کے سامنے بیان کر دیئے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یعنی وہ عطاء الٰہی کو رضاء الٰہی کی راہ میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس کو اس طرح خرچ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل ہو۔ رَزَقَ کے معنی میں ایک تصور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو لینے والا ہے اس کی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ جب ہم تمہیں دینے لگے تھے۔ تو ہم نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ تمہاری ضرورتیں (جو بھی ہیں) پوری کرتے چلے جائیں۔ ہماری عطا اس رنگ کو اختیار کرے ہماری عطاء اس شکل میں ہو کہ تمہاری طاقت اور استعداد اور قوت کی وجہ سے تمہاری جو ضرورتیں بھی ہوں۔ (جن کے بغیر تم ترقی نہیں کر سکتے) ان کا خیال رکھا جائے اس لئے تم اب ان لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھو جنہیں اب تم دے رہے ہو۔

اس وقت مثلاً سب سے بڑی ضرورت ہمارے بھائیوں کی ''کھانا'' ہے کیونکہ ہمارے ملک میں غذا کی قلت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور رَزَقَ کے ان معنوں کے رو سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق دیا تھا تو اس نے ہماری ساری ضروریات کا خیال رکھا تھا جب ہم اپنے بھائی کی مدد کو آئیں گے تو ہم اس کی ساری ضرورتوں کا خیال رکھیں گے جس طرح ایک دینے والا کسی کو گرمیوں میں گرم کپڑے اور سردیوں میں ململ نہیں دیا کرتا کیونکہ گرم کپڑے کی ضرورت سردیوں میں ہوتی ہے اور ململ کی ضرورت گرمیوں میں ہوتی ہے اسی طرح جب ان دنوں میں کوئی اپنے بھائی کی مدد کو آئے گا تو وہ اسے کھانا مہیا کرے گا کیونکہ اس وقت اس چیز کی اسے ضرورت ہے۔ یہ ایک موٹی مثال ہے۔ جو میں نے اس وقت دی ہے اور ہر عقلمند انسان ایسی باتوں کا خیال رکھتا ہے لیکن بعض باتیں باریک ہوتی ہیں انسان کی توجہ ان کی طرف نہیں ہوتی اس لئے ان کی طرف خلیفہ وقت کو توجہ دلانی پڑتی ہے اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ انفاق فی سبیل اللہ کی بہترین شکل یہ ہے کہ ان اخراجات کے بعد جو ہم اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کرتے ہیں۔ ہم اپنے بھائیوں کی بھوک کو دور کریں۔ چونکہ روح کی حفاظت بہر حال جسمانی حفاظت سے پہلے ہے وہ جسمانی

حفاظت سے ارفع اور اعلیٰ ہے اس لئے اس کی طرف سب سے پہلے توجہ دینا ضروری ہے۔ اشاعت اسلام اس معنی میں ضروری ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ہو کر اس کی بھڑکتی ہوئی جہنم کے اندر دھکیل دیئے جائیں۔ اس کے بعد جہاں تک اس دنیا کی ضرورتوں کا سوال ہے جہاں تک اپنے بھائیوں کی ضرورتوں کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کا سوال ہے بھوکوں کو کھانا کھلانا اس وقت سب سے اہم ہے۔ کیونکہ اغذیہ اس وقت بہت مہنگی ہوگئی ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم ایک طرف میری شریعت کو پوری طرح قائم کرو اور دوسری طرف شریعت کے وہ احکام جو فرائض میں شامل نہیں بلکہ نوافل ہیں۔ ان کی اطاعت کرو تم ایسا انتظام کرو کہ جو طاقتیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ہم نے جو سامان اور وسائل تمہیں دیئے ہیں۔ ان کو ہماری رضا کی خاطر اپنے بھائیوں پر خرچ کرو اور یہ کام اس دن سے پہلے کرو جس کا ذکر میں نے اپنے خطبہ کے شروع میں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم ایسا کرنے میں سستی کرو گے تو یاد رکھو کہ تمہیں ایک دن میرے سامنے پیش ہونا ہے اس دن تمہارے اعمال اپنی نہایت بھیانک شکل میں تمہارے سامنے ہوں گے وہ سزا کی شکل میں تمہارے سامنے ہوں گے۔ اس دن میں کہوں گا کہ میرے نزدیک ریا کی یہ سزا ہے میرے نزدیک تکبر کی یہ سزا ہے میرے نزدیک نفاق کی یہ سزا ہے میرے نزدیک فتنہ پردازی کی یہ سزا ہے۔ تم میرے رسول پر ایمان لائے تھے۔ اس لئے تمہیں ان باتوں سے بچنا چاہئے تھا آج میرے سامنے کوئی سودا نہیں ہوسکتا (روحانی یا مذہبی تجارت جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اس کا تعلق اُخروی زندگی سے ہے) دنیا میں تمہاری جو دوستیاں تھیں وہ بھی آج تمہارے کام نہیں آسکتیں۔ آج صرف میری دوستی تمہارے کام آسکتی ہے آج صرف میری رحمت اور میری مغفرت کام آسکتی ہے۔

غرض وہ دن تمہیں پیش آنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس دن سے پہلے تم اپنے بچاؤ کے سامان کرلو کیونکہ اس دن تم سے کچھ نہیں ہو سکے گا اور تمہارا بچاؤ اس چیز میں ہے کہ قرآن کریم کی شریعت کو قائم کرو۔ تمہارا بچاؤ اس چیز میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی عطاء کو اس کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرو اور جب تم اپنے بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک اور بھائیوں والا سلوک کرو تو اس بات کا خیال رکھو کہ جس چیز کی انہیں زیادہ ضرورت ہے وہ چیز انہیں پہلے دی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے ’’صلوٰۃ‘‘ کے قائم کرنے کی اُس کے ہر اس معنی کے لحاظ سے

جو اس کے علم غیب میں ہیں اور علم کامل میں ہیں، توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کی منشاء کے مطابق اس طور پر اپنی طاقتوں اور اپنے سامانوں کو اس کی راہ میں خرچ کریں کہ ہم اس کی رضا کو حاصل کرلیں اور ان بندوں میں شامل نہ ہوں۔ جن کو حشر کے دن سودا بازی کی طرف توجہ ہوگی یا وہ اپنے دوستوں کی تلاش میں ہوں گے بلکہ اس وقت ہمارے دل یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ہمارا خدا ہمارا ولی ہے اور آج وہ اپنی تمام عظمت اور جبروت کے ساتھ ہم پر جلوہ گر ہے ہمیں کسی شیطان سے یا کسی شیطانی طاقت سے ایذاء پہنچنے کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ ہم اپنے ربّ کی رضا کی گود میں بیٹھے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج میں اور آپ ؐ کی اُمت میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں کھڑے ہوں اور ہم پر خدا تعالیٰ کا کوئی الزام نہ ہو اور ہر اس کمزوری یا غفلت یا کوتاہی کو جو ہم بطور انسان اس دنیا میں کر چکے ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر ڈھانپے ہوئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے لئے جوش میں آ رہی ہو اللہ تعالیٰ کے فضل کے دروازے اس دن ہمارے لئے کھلیں۔ جنت کے سب دروازے ہمارے لئے کھولے جائیں اور کہا جائے کہ جس دروازے سے بھی تم چاہو داخل ہو سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ اس دن ہم سے کہے میری طرف آؤ اور میری رضا کی جنت میں داخل ہو جاؤ اور خدا کرے کہ ہم اس دن اس گروہ میں نہ ہوں جو دنیا بھر سونا، دنیا کے تمام اموال اور متاع اور اس سے دگنے اموال اور متاع پیش کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی بجائے اس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آج اس زندگی میں ہمیں جو تنبیہ کی ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں خدا کرے کہ نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جس پیار کا اظہار اس آیہ کریمہ میں کیا ہے۔ ہم اس دن اس کی نگاہ میں اس پیار کے مستحق ٹھہریں۔ اللھم آمین

☆......☆......☆